مقرر کر دیا اوسپر قائم ہین نہ مرد ہین نہ عورت کہاتے نہ پیتے نہین خدا کا ذکر اونکی زندگی ہے گنتی انکی خدا کے سوا کوئی نہین جانتا اونمین چار فرشتے بہت نامور ہین جبرئیل کہ کتابین خدا کی اور حکم خدا کے پیغمبرون پاس لایا کرتے تھے میکائیل کہ روزی خدا کے حکم سے بندون کو پونہچاتے ہین اور مینہ کی طیاری بھی کرتے ہین اسرافیل کہ صور منہ مین لیئے کھڑے ہین قیامت کے دن پھونکین گے عزرائیل کہ مرنے کے وقت جان نکالتے ہین اور ایمان لاوے کہ خدا نے کتابین پیغمبرون کو بھیجی ہین توریت حضرت موسیٰ پر انجیل حضرت عیسیٰ پر زبور حضرت داؤد پر قرآن حضرت محمد مصطفیٰ پر علیہم الصلوٰۃ والسلام اور بعضی کتابین اور پیغمبرون پر جو کچھ خدا کی کتابون مین لکھا ہے سب پر ایمان لاوے اور ایمان لاوے کہ خدا نے بندون کی ہدایت کیواسطے دنیا مین پیغمبرون کو بھیجا اور حکم کیا کہ جس راہ پیغمبر بتلاوین اسی راہ پر چلے تو دین دنیا تمہارا درست رہے جو کوئی دوسری راہ چلے گا دوزخی ہوگا سب پیغمبر حق ہین اور گناہون سے پاک اور ساری خدائی سے افضل ہین اونکے درجے کو کوئی نہین پہونچتا ہے اول پیغمبر حضرت آدم ہین باپ سب آدمیون کے اونکے پیچھے اولاد سے اونکی اور بہت سے پیغمبر ہوئے گنتی انکی خدا کو معلوم ہے آخر سب کے پیچھے دنیا مین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی پر نور حضرت کا سب سے پہلے پیدا ہوا تھا اسی واسطے حضرت سب پیغمبرون کے سردار ہین پیدا ہوئے مکہ شریف مین جب چالیس برس کے ہوئے تب خدا کی طرف سے پیغمبری ملی اور قرآن شریف اوترنا شروع ہوا پھر تیرہ برس مکہ شریف مین اور رہے وہان معراج ہوئی حضرت جبرئیل براق لیکر آئے حضرت کو سوار کر کے مسجد اقصےٰ مین لیگئے اور وہان سے ساتون آسمان پر حضرت تشریف لیگئے عرش و کرسی سب کچھ دیکھا اور بہشت اور دوزخ کی سیر کی اور اوس رات مین بڑی بڑی نعمتین خدا کیطرف سے پائین اور پانچون وقت کی نماز وہان فرض ہوئی پھر جب حضرت ترپن برس کے ہوئے خدا کے حکم سے مکہ شریف سے مدینہ پاک مین آئے دس برس وہان اور رہے جب ترسٹھ برس کے ہوئے وفات پائی چنانچہ قبر شریف حضرت کی وہان ہے چار کرسی حضرت کی یہ ہین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف اور ایمان لاوے کہ مرنے کے پیچھے آدمی کے پاس دو فرشتے منکر اور نکیر آکے سوال کرتے ہین رب تیرا کون ہے دین تیرا کیا ہے یہ کون شخص ہین کہ تمہارے پاس آئے تھے مردہ اگر با ایمان ہے جواب اونکو دیتا ہے رب میرا اللہ دین میرا اسلام اور یہ شخص رسول خدا کے ہین ہمارے واسطے خدا کے حکم لیکر آئے تھے پھر اوس مردے پر خدا کی رحمت ہوتی ہے بہشت کی طرف دروازہ اوسکے واسطے کھول دیتے ہین اور جو یہ مردہ بے ایمان تھا منکر نکیر کا جواب اوس سے نہین آتا مبہم رکھتا ہے مین نہین جانتا پھر اوسپر عذاب سخت کرتے ہین

دروازہ دوزخ کیطرف کھول دیتے ہین اور ایمان لاوے کہ قیامت آنا برحق ہے اوس دن حضرت
اسرافیل صور پھونکینگے آسمان پھٹ جاوینگے اور تارے ٹوٹ جاوینگے اور ٹوٹ کر گر پڑینگے اور
اور پہاڑ اوڑتے پھرینگے جیسے روئی کے گالے پھر زمین آسمان اور سارا جہان فنا ہوگا جب دوسری
بار صور پھونکینگے پھر سب کچھ موجود ہو جاویگا مردے قبرون سے نکلینگے اور ترازو عمل کی ٹھہریگی
اور نامے اعمال کے اونکے ہاتھون مین دینگے اور حساب کرینگے ہاتھ پاؤن اونکی گواہی دینگے
کہ بھلے کام کیے تھے یا برے اور دوزخ کی پیٹھ پر پل صراط کھڑا ہوگا بال سے باریک اور تلوار سے
تیز اوسپر چلنے کا حکم ہوگا نیک ایسے چلے جائینگے کہ جیسے بجلی یا جیسے باد یا جیسے گھوڑا تیز اور بعضے
پیادون کیطرح اور بدبخت سے دوزخ مین کٹ کر گرینگے اور ایمان لاوے کہ حق تعالی نے حضرت پیغمبر کو
حوض کوثر دیا ہے پانی اوسکا شہد سے میٹھا اور دودھ سے سفید ہے کوزے اوسکے جیسے ستارے آسمان کے
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسپر بیٹھکر قیامت کے دن اپنے امت کو پانی پلاوینگے جو کوئی
پیگا پیاسا نہوگا اور ایمان لاوے کہ حضرت رسول خدا اور سارے پیغمبر اور اولیا اور نیک آدمی شفاعت
گنہگارون کی قیامت کے دن کرینگے اور ایمان لاوے کہ مسلمانون کو بڑی بڑی نعمتین بہشت مین ملینگی
کھانیکو میوے پینیکو شربت خدمت کو حورین اور غلمان رہنیکو مکان اچھے اچھے سب سے
بڑی نعمت بہشت مین دیدار خدا کا ہے کہ اپنے فضل سے مسلمانون کو نصیب کریگا اور
کافرون کو دوزخ مین بڑے بڑے عذاب ہونگے آگ سانپ بچھو گرم پانی طوق زنجیر کانٹے بدبو
کے مکان اور ہمیشہ سے عذاب مین حق تعالی دنیا سے ساتھ ایمان کے اوٹھاوے اور سب مسلمانونکو
عذاب سے بچاوے اور ایمان لاوے کہ جو کچھ قرآن اور حدیث مین بہشت دوزخ کا حال اگلی پچھلی
باتین لکھی ہین سب حق ہین اور جو باتین موافق شرع کے ہین حق ہین اور جو باتین خلاف قرآن اور حدیث کے
ہین سب باطل ہین اور بری ہین اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ حضرت رسول خدا کی خوشی کیواسطے حضرت کے
اہل بیت اور ازواج مطہرات سے اور حضرت کے یارون سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام امت
مین اونکو افضل و بہتر سمجھے اور اون سبکی تعظیم کرے جب کسی کا نام اونمین سے سنے رضی اللہ عنہ کہے
قرآن مین اونکی بڑی تعریف ہے اور پیغمبر صاحب نے بہت سی خوبیان اونکی بیان کی ہین دوستدار اونکا جنتی
اور دشمن اونکا دوزخی ہے اور ان سب مین حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی کو
افضل جانے اور بہت سا اعتقاد اور تعظیم کرے رضی اللہ عنہم اجمعین ان سب باتون پر اعتقاد
کرے حق جانے کے پکا مسلمان ہووے مسئلے وضو نماز کے سیکھے اور نماز

سے نکلے اور لذت ہوئی غسل واجب ہوا علما فرماتے ہیں کہ جو انسان سوتا اوٹھا اور تری پائی اور لذت نہ ہوئی
پائی اوسے چاہیے کہ احتیاطاً کرے واسطے غسل کے جب عورت حیض سے اور نفاس سے پاک ہوا اوسپر غسل واجب
ہوا کمتر مدت حیض کی تین دن ہیں اور زیادہ دس روز ہیں اس مدت کے اندر جس رنگ کا لہو نکلے
وہ حیض ہے جب سفید پانی آیا حیض ہو چکا غسل کرکے نماز پڑھے جننے کے پیچھے جب تک لہو
نکلے نماز موقوف کرے جب خشک ہو جاوے نماز پڑھے جو لہو چالیس دن سے آگے چلا غسل کرکے
نماز پڑھے حیض اور نفاس میں نماز نہ پڑھے اور روزہ نہ رکھے جب سوکھ جاوے نماز کی قضا نہیں پر روزے
جتنے کھاوے اوتنے قضا کرے عورت سے حیض و نفاس میں جماع کرنا حرام ہے اور استحاضہ میں روا ہے
بے وضو کو قرآن شریف پر ہاتھ لگانا روا نہیں پر زبانی پڑھنا روا ہے اور حاجت غسل والے اور حیض اور نفاس والی کو
دونوں باتیں روا نہیں اور مسجد میں جانا بھی روا نہیں اور کعبہ شریف کی گرد پھرنا بھی روا نہیں جہاں تیمم کا
نمازی کو پانی نملے ایک کوس بھر دور ہو یا بیماری سے پانی خلل کرتا ہو پاک مٹی پر تیمم کرکے نماز پڑھے مگر نماز کے
تکبیر سے پہلے نیت کرے کہ تیمم کرتا ہوں میں واسطے دور ہونے ناپاکی کے اور درست ہونے نماز کے تقرباً الی اللہ تعالی نیت کرکے
دونوں ہاتھ زمین پر مارکے منہ پر ملے پھر زمین پر مارکے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملے اور اسی طرح ملے کہ جتنا منہ ہاتھ
دھونا فرض ہے سب جگہ ہاتھ پہونچے اور اگر ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملے اور ایسی طرح ملے کہ جتنا منہ ہاتھ
فرض ہے سب جگہ ہاتھ پہونچے اور اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہو وسے بھی ہلا دے تیمم غسل کا اور وضو کا ایک سا ہے
جیسا آدمی وضو اور غسل سے پاک ہوتا ہے تیمم سے بھی پاک ہوتا ہے بے وسواس نماز قرآن پڑھا کرے جب تلک پانی نملے
جب پانی ملا تیمم ٹوٹا اور جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اونہی سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے اگر بدن پاک
ناپاک ہوا اور پاک کرنے کے واسطے پانی نہیں ملتا اوسی طرح نماز فرض پڑھے پر جو ستر کے موافق کپڑا
پاک ملے سارے کپڑے ناپاک اوتار کے نماز پڑھے فرض نماز کے تیرہ ہیں سات باہر نماز کے
ہیں اور چھ اندر نماز کے باہر کے سات یہ ہیں اول پاکی بدن کی دوسرے پاکی کپڑے کی تیسرے
پاکی جائے نماز کی چوتھے ستر ڈھاکنا پانچوین وقت پر نماز پڑھنی چھٹے قبلے کیطرف منہ کرنا ساتوین
نیت نماز کی دل میں کرنی یعنی جی میں سمجھنا کہ فجر کے فرض پڑھتا ہوں نیت زبان سے کرنا ضرور نہیں
چاہے کرے چاہے نکرے اگر آدمی کے بدن میں پھوڑا پھنسی یا زخم ہے اور ہر وقت بہتا ہے یا کسی کا ہر وقت
پیشاب ٹپکتا ہے یا پاد سرکتی ہے بند نہیں ہوتی یا دست بند نہیں ہوتے یا نکسیر چلتی ہے بند نہیں ہوتی
ایسا آدمی ہر نماز کے وقت وضو تازہ کیا کرے اور بے خطرہ نماز پڑھا کرے نماز ترک نکرے جب وقت نماز
گیا وضو ٹوٹا مرد کو ستر ڈھاکنا ناف سے زانو سمیت فرض ہے اور عورت کو چہرہ کو سارا بدن ڈھاکنا فرض ہے سوا

دونون ہتھیلی اور دونون پاؤن کے آدھا ہی کو پیٹ اور پیٹھ سے گھٹنون سمیت ڈھاکنا فرض ہی اور نماز
مین ستر فرض ہے اون عضون مین سے جون سے عضو کی چوتھائی نماز مین کھل جاوے نماز ٹوٹ جاتے جیسے چوتھائی
ران کی یا چوتھائی ذکر کی یا خصیون کی یا چوتڑ کی یا چوتھائی عورت کے سر کی یا بالون اور کھلی ساری
[illegible] جاوے جیسے کپڑا ایسا سر ونگا نماز پڑھے ترک نکرے کہ نماز کے ترک کا بڑا عذاب ہے جیسے
[illegible] جامہ کرتا ایسا ہوا و سے ٹوپی سے یا کیلی ازار سے نماز مکروہ ہے ثواب کم ہو جاتا ہے پر نماز جاتی
نہین جو ستر فرض ڈھکا ہوا گر نمازی جنگل مین یا ایسے مکان پر ہو کہ قبلہ معلوم نہو چھپ ہو یا اندھیری رات
ہو اور کوئی آدمی نہی جس سے پوچھے ایسی جاگہہ سوچ کرے جس طرف دل اوسکا شہادت دے
اوسی طرف نماز کرے بغیر سوچ کے نماز درست نہین اور جو کئی آدمی ہون ہر آدمی اپنی سوچ یعنی
قیاس پر نماز کرے وقت نمازونکے مشہور ہین پر مستحب یون ہے کہ صبح کی نماز ذرا اول وقت سے اویر کرکے
پڑھے قراءت سے پڑھے اور ظہر کی نماز گرمیون مین ذرا دیر سے پڑھے اور مغرب کی نماز ابر کے دن
دیر کرکے پڑھے اور عشا کی نماز بڑی رات گئے پڑھے اور باقی نمازین اول وقت پڑھنی بہتر ہین
جس وقت سورج نکلے اور جس وقت دوپہر برابر ہو اور جس وقت سورج چھپنے نماز پڑھنی درست نہین
نہ فرض نہ نفل نہ نماز جنازے کی نہ سجدہ تلاوت کا پر جیسے عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو چاہئے کو سورج کے
چھپتے وقت پڑھ لے صبح کی نماز کے پیچھے سورج کے نکلنے سے پہلے اور عصر کی نماز کے پیچھے سورج
چھپنے سے پہلے نفلین پڑھنی مکروہ ہین پر قضا نماز جائز ہے چھہ فرض داخل نماز کے یہ ہین اول
تکبیر تحریمہ یعنی اللّٰہ اکبر کہکے نماز شروع کرنی دوسرے کھڑے ہوکے نماز پڑھنی تیسرے
قراءت یعنی نماز مین کچھ قرآن شریف پڑھنا چوتھے رکوع پانچوین دو سجدے ہر رکعت مین
کرنے چھٹے قاعدہ آخر یعنے آخر نماز کے التحیات کے قدر بیٹھنا فرض نماز اور وتر بیٹھ کے
پڑھنی بغیر بیماری کے صحیح نہین اور سنت اور نفل بیٹھ کے بھی جائز ہے پر کھڑے ہو کے
پڑھنا بہت ثواب ہے یہ تیرہ فرض نماز کے ہین انمین سے گر ایک بھی ترک کرے نماز ٹوٹ جاتی پھر
نماز پڑھے امام اعظم صاحب کے مذہب مین ایک آیت قرآن کی پڑھنی نماز مین فرض ہی اور ایک
آیت سے زیادہ پڑھنا واجب ہی یا سنت پر اور امامون کے مذہب مین ساری الحمد پڑھنی فرض
ہی قراءت دو رکعت فرضون مین فرض ہے اور باقی مین سنت ہی اور جو وتر اور سنت اور نفل ہو ہر رکعت
مین قراءت فرض ہی واجب نماز کے چودہ ہین اول ساری الحمد پڑھنی دوسرے
الحمد کے پیچھے سورت ملی ہوئی پڑھنی تیسرے رکوع سجدون مین دیر کرنی چوتھے

شروع کرے سیدھا کھڑا ہو کے سجدے کو جانا پانچوین ایک سجدہ کرکے بیٹھے دوسرا سجدہ کرنا چھٹے
درمیان نماز کے التحیات کے واسطے بیٹھنا ساتوین التحیات دونون قاعدون مین پڑھنی آٹھوین پکار
کے پڑھنا جہان پکار کے پڑھتے ہین امام کو اور آہستہ پڑھنا جہان آہستہ پڑھتے ہین نوین السلام علیکم
ورحمة الله آخر نماز کے کہنا دسوین دعاے قنوت وتر مین پڑھنی گیارھوین چھ تکبیرین دونون عید
کی نماز مین پڑھنی بارھوین چار رکعت فرض مین سے دو رکعت اول کو قرات کے واسطے مقرر کرنا
تیرھوین جو فرض بار بار ہر رکعت مین آتے ہین اونمین ترتیب رعایت کرنی چودھوین ہر واجب
مین ترتیب نگاہ رکھنی سب چودہ واجب ہوئے اونمین سے اگر قصد کرکے ایک بھی ترک کرے گا نماز
جاتی رہین پر نہایت مکروہ ہوتی ہے اور جانے کے پاس ہو جاتی ہے واجب ہے کہ پھیر کے اس نماز کو
پڑھے اور جو ان واجبون مین ایک یا زیادہ ایک سے بھول کے ترک کیا اور آخر نماز کے سجدہ سہو
کا کر لیا نماز صحیح ہوئی اور جو سجدہ سہو کا نکیا واجب ہے کہ یہ نماز پھیر کے پڑھے اور جو پھیر کے نماز نہ
پڑھی فرض اوتر گیا پر واجب کے ترک سے گناہ سر پر رہا سجدہ سہو کا یہ ہے کہ جب آخر کی التحیات
پڑھ چکے داہنی طرف سلام پھیر کے دو سجدے کرے پھر التحیات درود دعا پڑھ کے سلام پھیرے
لازم ہے ہر مسلمان پر کہ الحمد اور کئی صورتین قرآن کی اور جو چیز کہ نماز کے اندر پڑھی جاتی ہے خوب صحیح
کر کے یاد کرے اور نہین تو گنہگار ہوگا بلکہ بعضی غلطیون سے نماز جاتی رہیگی اگر الحمد سے پہلے بھول سے
سورت پڑھ لیا یا ایک آیت پڑھ گیا سجدہ سہو کا واجب ہو گیا جو الحمد کے پیچھے پہلے یا دوسرے رکعت
مین سورہ پڑھنا بھول گیا تیسرے یا چوتھے مین الحمد کے پیچھے پڑھ لے اور سجدہ سہو کا کرے
امام پر واجب ہے کہ دو رکعت صبح اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور عیدین اور تمام تراویح مین قرات پکار
کے پڑھے اور پڑھتا ہو یا قضا اگر بھول سے آہستہ پڑھے سجدہ سہو کرے اور اکیلا آدمی مختار ہے چاہے
ان نمازون مین پکار کے پڑھے چاہے آہستہ اگر وقت پر پڑھتا ہو پکار کے پڑھنا اچھا ہے اور جو کہ
قضا پڑھتا ہو آہستہ پڑھے پکار کے جائز نہین اور ظہر عصر کی نماز مین اور دن کی نفلون مین
سب آہستہ پڑھے پکار کے جائز نہین اگر دو رکعت پڑھ کے التحیات کے واسطے بیٹھنا
بھول گیا جب تلک سیدھا کھڑا نہین ہوا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کا لازم
نہین اور جو سیدھا کھڑا ہو گیا پھر نہ بیٹھے آخر نماز کے سجدہ سہو کا کرے اور جو بیٹھ
جائیگا نماز ٹوٹ جائیگی اور جو چار رکعت پڑھ کے پانچوین کے واسطے کھڑا ہوا اور التحیات بھول گیا
جب تلک پانچوین رکعت کا سجدہ نہین کیا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کا کرے

بغیر ... نماز درست ہوگی اور جو پانچویں رکعت کا سجدہ کیا فرض باطل ہوئے یہ نماز نفل ہوگی اگر
التحیات پڑھ کے سجدہ سہو کا کر کے سلام دے اب چار رکعت نفل ہوئیں اور ایک رکعت ضائع ہوئی
اور جو چاہے پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور پڑھ کے چھ پوری کر کے سجدہ سہو کا کر کے سلام دے
اب چھئوں نفل ہو جاویں گی اور جو چار رکعت کے پیچھے التحیات پڑھ کے بھول کے پانچویں
کی طرف کھڑا ہو جاوے جب یاد آئے بیٹھ جاوے اور سجدہ سہو کا کر کے سلام دے اور جو پانچویں
رکعت پڑھ کے چھٹی رکعت اوس کے ساتھ ملا کر سجدہ سہو کا کر کے سلام دیگا تو بھی نماز صحیح ہوگی چار
فرض دو نفل ہوگی **بیان سنتوں نماز کا** سنت موکدہ نماز میں بارہ ہیں ایک رفع یدین یعنی دونوں ہاتھ
کانوں تک تکبیر کے وقت اوٹھانے دوسرے دونوں ہاتھ باندھ کے نماز پڑھنی تیسرے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنا پہلی رکعت میں چوتھے
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پہلی رکعت میں پڑھنا پانچویں رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
پڑھنا چھٹے تکبیرات انتقالات کی کہنی یعنی اوٹھتے بیٹھتے اللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا ساتویں رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ
تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا آٹھویں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا نویں سجدہ میں سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا دسویں التحیات کے پیچھے درود پڑھنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ گیارھویں اس درود
کے پیچھے دعا پڑھنی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ جسے یہ دعا نہ آوے اور کوئی قرآن میں سے یا حدیث میں سے یاد کر کے
درود کے پیچھے پڑھے بارھویں الحمد کے پیچھے آمین کہنا یہ بارہ سنتیں موکدہ نماز میں ہیں انکے سوا اور بعضے
چیزیں کتابوں میں سنت لکھی ہیں اور بعضے میں مستحب اگر یہ ساری سنت نماز میں بجا لایا نماز کامل ہوئی
اور جو ان میں سے کوئی سنت ترک کری نماز صحیح ہے پر مکروہ ہوتی ہے یعنی ثواب کم ہو جاتا ہے نماز سنت اور نفل اس لئے
مقرر ہوئی ہے کہ جو فرض نماز میں کچھ نقصان یا خلل ہوا ہو قیامت کو دن سنت اور نفل سے پوری کریں اور اوس
شخص کی نجات ہووے اس لئے ہر انسان پر لازم ہے کہ فرضوں سے ادا کرے نہیں سنت کوشش کرے سب کاروبار
چھوڑ کے فرض ادا کرے اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا بیماری سے نماز پڑھنی مشکل پڑ جائے یا سفر میں وقت فوت
جاتا ہو فرض کو ادا کرے باقی نماز کی فرصت ملے تو اوسے بھی پڑھنے میں خیر کیونکہ قیامت کے

دن فرضون کے ترک سے بڑا عذاب ہوگا اور واجب کے ترک سے بھی عذاب ہوگا پر فرض سے کم اور سنت کے ترک سے قیامت کے دن اسے غصہ کرینگے جھڑکینگے پر عذاب سخت نکرینگے اور مستحب نفل کے ترک کرنے والے بڑے درجون سے محروم رہینگے **جماعت سے** نماز پڑھنی سنت موکدہ ہے بلکہ بعض علمانے واجب کہا ہے مسلمان پر لازم ہو کہ جماعت کا تقید بہت رکھو اگر جماعت سے ایک نماز پڑھے گا ستائیس نمازون کا ثواب پاویگا اور فرض نماز مسجد مین پڑھو اگر گھر مین یا دکان مین پڑھے گا ایک نماز کا ثواب ملے گا اور جو محلے کی مسجد مین پڑھے گا پچیس نماز کا ثواب ملے گا اور جو جمعے کی مسجد مین پڑھے گا پانسو نماز کا ثواب ملے گا اور جو مسجد اقصےٰ مین پڑھے گا ہزار نماز کا ثواب ملے گا اور جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین پڑھیگا پچاس ہزار نماز کا ثواب ملیگا اور جو کعبہ شریف کی مسجد مین پڑھیگا لاکھ نماز کا ثواب ملیگا **امامت** ایسا آدمی کرے کہ سارے جماعت کے لوگون مین علم دین کا زیادہ رکھتا ہو اور قرآن شریف خوب صحیح پڑھتا ہو اگر نا قابل امام ہوگا اپنی اور تمام مقتدیون کی نماز کھو دے گا جس شخص کے مذہب مین خلل ہو نماز اسکے پیچھے مکروہ ہو اور نماز فاسق کے پیچھے بھی صحیح پر مکروہ ہو فاسق وہ ہو کہ گناہ کبیرہ جنے کیا یا صغیرہ پر جو بگڑی ہمیشہ کیا کرتا ہو لڑکے نابالغ کے پیچھے نماز صحیح نہین پر تراویح کو بعضے علمانے جائز رکھا ہو اور بعضون نے نہین رکھا اگر امام بیماری سے بیٹھ کے نماز پڑھتا ہو اور مقتدی کھڑے یا امام عذر سے تیمم کرے اور مقتدی وضو کرکے پڑھے یہ جائز ہے اور نماز سب کی صحیح ہو ساری صف کے پیچھے جدا ہوکے ایک آدمی کو کھڑا ہونا مکروہ ہے اور بہت برا ہی سنت یون ہی کہ جب تک صف اول ساری بھر نہ لے پیچھے کوئی کھڑا ہو اور جو صف مین جا گہہ نہ ہے چاہیے کہ ایک آدمی صف سے نکال کے پچھلے کے پاس آکے دو ہو جائین اوسے اکیلا نہ چھوڑین مقتدی سب کندھے سے کندھا ملا کر برابر کھڑے ہون بیچ مین جاگہہ نہ چھوڑین اور پاؤن آگے پیچھے کرنے سے صف کو بیڑھا نکرین کہ بہت برا ہی **اذان کہنی** فرضون کے واسطے سنت ہے وقت پر پڑھے یا قضا ہو اور مسافر جنگل مین بھی اذان کہکے نماز پڑھے اور چاہیے نری اقامت سنکے جب موذن کہے اَللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ سنے والا بھی اوسکے پیچھے کہے جب وہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ یہ بھی کہے جب وہ کہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ یہ بھی کہے جب وہ کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ یہ کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ جب وہ کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ یہ کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ جب وہ کہے اَللهُ اَکْبَرُ

اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ بھی سکھے جو کوئی بعد اذان کا کلمہ شہادت پڑھ سکے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ
هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ
وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
حق تعالیٰ اوسکے گناہ بخشے اور حضرت اوسکی شفاعت کرین جس طور جواب اذان کا اوسی طور جواب
اقامت کا ہی پر جب موذن کہے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ یہ کہے اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا اذان کے پیچھے
دعا کرے جو چاہے امید قبول کی ہی اذان سنکے نماز کے واسطے آہستہ آہستہ چلکے آوے دوڑ کے
نہ چلے کہ برا ہی اور جماعت کے واسطے بھی دوڑکے نہ چلے اگر انسان چاہے کہ جید نماز پڑھے ایسے طور سے
کہ جسمین فرض واجب مستحب سب ادا ہون اور مکروہات سے خالی ہو وہ نماز یون ہے کہ اذان
کہے اور اوسکے پیچھے اقامت یعنی تکبیر ہو اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ کے وقت امام اوٹھے اور
دل کو خدا کی طرف متوجہ کرکے نیت کرے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے وقت دونون ہاتھ کانون
تلک اوٹھاکے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے اور مقتدی امام کے پیچھے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہین اور عورت مونڈھون
تلک ہاتھ اوٹھاوے اور دایان ہاتھ بائین کے اوپر مرد ناف سے نیچے اور عورت چھاتی پر باندھے
امام اعظم کے مذہب مین اور اور علما کے مذہب مین مرد بھی چھاتی پر باندھے اور سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ سب
نمازی آہستہ پڑھین امام ہو یا مقتدی یا اکیلا پھر امام اور اکیلا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آہستہ پڑھین مقتدی پھر نہ پڑھین امام اور منفرد الحمد پڑھے پھر سارے
نمازی آہستہ آمین کہین امام اعظم کے مذہب مین مگر مقتدی جبکہ امام کی الحمد سنے پھر امام اور اکیلا سورۃ
پڑھے اور مقتدی چپکے سنا کرین جب قرات پڑھ چکے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتا ہوا رکوع مین جاوے اور مقتدی
امام سے پیچھے رکوع کرین اور انگلیان دونون ہاتھون کی کشادہ کرکے دونون گھٹنے مضبوط پکڑین اور
دونون ہاتھ سیدھے رکھین جیسے کمان کا چلہ اور سر کمر سرین ہموارہ برابر رہے سر اونچا نیچا نہو اور سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہین پھر امام پیچھے اوسکے مقتدی سر اوٹھاکے سیدھے
کھڑے ہون امام سر اوٹھانے کے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
کہے اور اکیلا نمازی دونون کہے اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونون کہے بہت علما کا
یہی عمل ہے جب قومہ پورا کرین اول امام پیچھے اوسکے مقتدی اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سجدے مین جاوین
پہلے زمین پر گھٹنے پھر دونون ہاتھ کی اونگلیان ملاکے قبلے کیطرف کرکے برابر کانون کے رکھین اور بازو
بغل سے اور پیٹ کو رانون سے اور پنڈلی کو اور باہون کو زمین سے مرد دور رکھین اور عورت

ان سب کو ملا دے اور سبحان ربی الاعلی تین بار یا پانچ بار یا سات بار پڑھتا پھر امام پہلے اور پیچھے
مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے سر اوٹھا کے دو زانو بیٹھ کے پڑھیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی
وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَارْزُقْنِی اور جو سارے کلمے نہ پڑھے ایک یا دو کلمے پڑھے غنیمت ہے پھر
پھر امام پہلے اور پیچھے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائیں تین بار یا پانچ بار
یا سات بار سبحان ربی الاعلی کہیں پھر امام پہلے اور پیچھے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسری
رکعت کے واسطے اوٹھیں پہلے ماتھا پھر ناک پھر دونوں گھٹنے اوٹھا کے کھڑے ہو کے جس طور پہلی
رکعت پڑھی تھی دوسری رکعت پڑھیں پر سبحانک اللھم اور اعوذ باللہ نہ پڑھیں جب دوسری رکعت
پڑھ لیں داہنا پانوں کھڑا کر کے اور انگلیاں اوسکی قبلے کی طرف کریں اور بایاں پانوں بچھا کے اوسپر بیٹھیں
اور انگلیاں دونوں ہاتھوں کی قبلے کی طرف کر کے دونوں زانو پر رکھ کے التحیات پڑھیں اگر نماز دوگانہ
ہو درود و دعا التحیات کے پیچھے پڑھ کے دونوں طرف سلام دیں اکیلا نمازی سلام کے وقت یہ
نیت کرے کہ سلام دونوں طرف کے فرشتوں کو کرتا ہوں اور امام یہ نیت کرے کہ سلام مقتدیوں کو کرتا ہوں
اور مقتدی یہ دل میں سمجھے کہ سلام امام کو اور ادہر اودہر کے مقتدیوں کو کرتا ہوں اور عورت التحیات کے بیچ
اسطرح بیٹھے کہ دونوں پانوں داہنی طرف سے نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھی رہے اور جو نماز تین یا چار
رکعت کی ہو دو رکعت کے پیچھے التحیات پڑھ کے کھڑا ہو کے تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد پڑھ کے آخر کی
التحیات کے پیچھے درود و دعا پڑھ کے سلام دے نماز میں سیدھا کھڑا رہے اور توجہ دونوں پانوں برابر رکھے اور دونوں
پانوں کے بیچ چار انگل کا فاصلہ رکھے بہت چوڑا اور بہت تنگ نکریں اور نظر سجدے کی جگہ پر رکھے ادہر اودہر نہ دیکھے
اور امام کی متابعت ہر بات میں کرے یعنی رکوع یا قومہ یا سجدہ یا جلسے میں امام سے جلدی نکرے کہ بہت گناہ ہے جو کوئی
امام سے جلدی کریگا سر اوسکا گدھے کا سا ہو گا اور قومہ جلسہ کو خوب ادا کرے اور نہیں تو بڑا گنہگار ہو گا بلکہ
خدا کے حضور میں کہا جائیگا اور نمازی کو لائق ہے کہ نماز میں دل خدا کی طرف متوجہ رکھے ادہر اودہر نہ جاوے
کہ بہت ثواب ہے اور جو خدا توفیق دے بعد سلام کے آیت الکرسی ایکبار اور سبحان اللہ تینتیس بار
الحمد للہ اسیقدر اللہ اکبر چونتیس بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایکبار پڑھے
اور دعا جناب الہی میں مانگے اور وظیفے دعائیں حدیث شریف میں بہت ہیں چاہے جو پڑھے
جو کوئی امام کو رکوع میں پاوے نیت کر کے کھڑا ہو کے اللہ اکبر کہے دوسری بار اللہ اکبر کہہ کر
رکوع میں شریک ہو جاوے اور جو کھڑا ہو کے ایکبار اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا تو بھی نماز ہو جاویگی

اور نماز صحیح ہوگی پر بعضے علمانے جب تلک دو بار نکے صحیح نہین رکھا ہے اور جو نیت کرکے اللہ اکبر جھکا
سے رکوع عمل کے نزدیک ہو کے کہا نماز صحیح ہوگی سب علما کے مذہب ہین اگر فرض نماز قضا ہوا اور دوسری
نماز کا وقت آوے یا وتر قضا ہو اور فجر کی نماز کا وقت آوے واجب ہے کہ پہلے قضا نماز پڑھ کے
پیچھے اوسکے ادا پڑھے اور جو دو چار نمازین قضا ہون واجب ہی کہ ترتیب سے پڑھے یعنی پہلے صبح
سکے پیچھے ظہر کی اسی طور آخر تک اگر ایک نماز قضا ہوا اور اوسکے یاد پر دوسرے وقت کی پڑھے ادا نماز
صحیح ہوگی اگر قضا نماز یاد ہی اور وقت ادا کا تنگ ہی کہ دونوں نمازین نہین پڑھ سکتا چاہیے اول نماز
ادا پڑھے پیچھے اوسکے قضا پڑھے اور جو قضا نماز بھول گیا اور ادا پڑھ لی تو بھی جائز ہی بعد اسکے قضا پڑھ لی
اور جو کسی شخص نے چھہ نمازین قضا کین اب ساتوین نماز اوسکی یاد پر پڑھنی جائز ہی جب ان چھٹون کو پڑھے گا
پھر صاحب ترتیب ہو جاویگا اگر بعد اوسکے ایک یا دو تین یا چار یا پانچ نمازین قضا ہون پہلے اونکو پڑھے
تب وقت کی نماز پڑھےگا اور جو چھہ قضا ہوئین پھر ترتیب ساقط ہوئی پھر جب ان چھٹون کو پڑھ لیا
صاحب ترتیب ہو گیا اگر نمازی نماز کے اندر کچھ بات بول اٹھے جان کے یا بھول کے یا کسی کو سلام کرے
یا جواب سلام کا دیوے زبان سے یا کھاوے یا پیوے یا آواز کرکے روئے درد و مصیبت سے یا آہ آہ کرے
یا اخ اخ کہا سنے یا چھینکنے والے کو کہے یرحمک اللہ یا کسی نے اپنی خبر نیک یا خوشی کی بات کہی اور اوسنے
جواب مین کہا سبحان اللہ و الحمد للہ یا کسی نے اپنی مصیبت کی بات سنی اوسنے اوسکے جواب
مین کہا لا حول و لا قوۃ الا باللہ یا کہا انا للہ و انا الیہ راجعون یا نماز مین قرآن ایسا
غلط پڑھا جس سے معنی اور ہو گئے یا آپ نے امام کے سوا اے کسی اور کو غلطی بتائی یا نماز مین قرآن بھول
گیا اور اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کے بتلانے سے لقمہ لے لیا یا نجاست پر سجدہ کیا یا قبلے کی طرف سے
چھاتی اوسکی پھری یا نماز مین کوئی فرض بے عذر ترک کیا یا سجدے مین دونون پانون زمین سے اوٹھالیے
یا نماز مین قرآن دیکھ کے پڑھا یا نماز مین امام کے آگے کھڑا ہو گیا نماز اوسکی ان سب صورتون مین باطل ہوئی
یعنی ٹوٹ گئی اور جاتی رہی پھر نماز پڑھے اور جو نماز کے اندر عمل کثیر کیا نماز ٹوٹی عمل کثیر وہ ہی کہ جو کام
ہاتھون سے ہوا کرتا ہی اگر نمازی نے اوسی کام کو دونون ہاتھون سے کیا یا ایک ہاتھ سے کیا نماز ٹوٹی اگر
نماز مین مسکرایا بغیر آواز کے نہ وضو جاوے نہ نماز اور جو آواز سے ہنسا پر اسی نے سنا غیر نے نہ سنا ایسی ہنسی
سے نماز جاتی ہی پر وضو مین خلل نہین ہوتا اور جو کھلکھلا کے ہنسا غیر و نے سنا وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی
اگر قصد کرکے وضو توڑے نماز فاسد ہوئی اگر تین بار ایک رکن کے اندر نماز مین بدن کھجلایا نماز فاسد
ہوئی مگر واجبات نماز کے بہت ہین بعضے ضروری بیان ہوتے ہین اگر واجب نماز کا ترک کیا مکروہ تحریمی ہی

دو رکعت پڑھے یعنی ظہر عصر کی عشا کی نماز دو رکعت پڑھا کرے اور فجر مغرب کی نماز پوری پڑھے مگر
اور جو مسافر امام ہو اور مقیم مقتدی ہو مسافر اپنی دو رکعت نماز پڑھ کے سلام پھیرے اور مقیم مقتدی کھڑا
ہو کے دو رکعت باقی اپنی پڑھ کے سلام پھیرے اگر مسافر اپنے گھر آیا اب سفر تمام ہوا چار رکعت
اپنے گھر میں پڑھے اور جو راہ میں مسافر نے کسی شہر میں یا کسی گانوں میں پندرہ دن یا پندرہ سے زیادہ
رہنے کا ارادہ کیا تو بھی چار رکعت پڑھا کرے جب اوس مکان سے سفر کریگا پھر دوگانہ پڑھے گا مسافر
سنتوں کو کم نکرے پر جو راہ میں چلا جاتا ہو اور سنت پڑھنے کی فرصت نپاوے سنت موقوف کرے اور فرض
پڑھے **نماز جمعے کی فرض ہے** دو رکعت جماعت سے شہر میں اکیلے صحیح نہیں گانوں میں بھی صحیح نہیں جمعے
کے فرض پڑھنے سے ظہر کی نماز سر سے اوتر جاتی ہے نیت یوں کرے نماز کرتا ہوں دو رکعت فرض اس
جمعے کی واسطے اوترنے فرض ظہر کے میرے سر سے خالصاً للہ تعالیٰ اقتدیت بھذا الامام متوجہاً
الی جہۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ اکبر جمعے کے دن بعد دوپہر کے وقت اذان سے خرید فروخت
حرام ہے طیاری نماز کی کرے اور دنیا کے کاروبار موقوف کرے جب امام خطبہ پڑھے اوسکی طرف
سب متوجہ ہو کے خطبے میں اول سے آخر تک خطبے کے باتیں نکریں اور نماز سنت نفل نہ پڑھیں چپ
بیٹھے رہیں جب نماز ہو لے خرید فروخت مباح ہو لی جمعے کے دن شہر میں ظہر کی نماز جماعت سے مکروہ
امام اعظم کے مذہب میں وتر کی نماز اور دونوں عید کی واجب ہے اور علما کے مذہب میں تینوں نماز
سنت موکدہ ہیں عید الفطر کے دن سنت یوں ہے کہ پہلے کچھ کھاوے اور مسواک کرے اور غسل
کرے اچھے اپنے کپڑے پہنے اور خوشبو اگر میسر ہو لگاوے اور صدقہ فطر کا فقیروں کو دے کے
عیدگاہ کو نماز کے واسطے جاوے اور راہ میں آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا چلا جاوے جب عیدگاہ میں
پہنچے تکبیر موقوف کرے تکبیر یوں ہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد
وقت نماز عیدین کا اشراق کے وقت سے دوپہر تک ہے عیدین کی نماز یوں پڑھے نیت کرکے تکبیر
تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کے سبحانک اللہم پڑھے جب پڑھ چکے دونوں ہاتھ کانوں تلک اوٹھا
کے اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اوٹھا کے اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے
پھر ہاتھ اوٹھا کر اللہ اکبر کہکے ہاتھ باندھ لے اور دوسری رکعت میں جب قرات پڑھ چکے اسی طور تین بار
اللہ اکبر کہکے پھر ہاتھ تیسری بار نہ باندھے بلکہ چوتھی بار اللہ اکبر کہکے رکوع کرے عید اضحے کے دن بھی یوں ہی
کرے جیسے عید الفطر میں ہے پر نماز سے پہلے نہ کھاوے بلکہ بعد نماز عید کے اپنی قربانی میں سے کھاوے
اور راہ میں تکبیر پکار کے پڑھتا چلے اور دونوں عیدوں میں بہتر یوں ہے کہ جاوے ایک راہ سے

اوس عورت پر یہ لکھا ہے کہ چار مہینے اور دس روز تک سوگ کرے یعنی بناو سنگار موقوف کرے مہندی
چوڑی سرخ زعفرانی کپڑا استعمال نکرے اوس میں تیل سرمہ کاجل نہ لگاوے اور خاوند کے گھر سے باہر نجاوے
اور جو کوئی کار بار ہووے تو سلف کو ہو لاچاری کو دن میں باہر جایا کرے اور رات کو اوسی گھر میں آ
رہے پر جو چوروں کا رات کو خطرہ ہو یا گھر ڈہی جاوے یا کوئی زبردستی اوسے گھر سے نکالے لاچار
ہو کسی اور گھر میں جاکے سوگ کرے پر صبر سے بیٹھی رہے پیٹنا چھیلنا حرام ہے جب چار ماہ
دس روز ہو لیں سوگ دور کرے یعنی مہندی یا خوشبو لگاوے اور جو خاوند کے سوا کوئی اور
مر جاوے باپ یا بھائی یا بیٹا یا اور کوئی تین دن تک سوگ کرنا جائز ہے واجب نہیں چاہے کرے
چاہے نکرے اور تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے قبرستان میں زیارت کے واسطے جانا ثواب ہے پر قبروں
کو دیکھکے اپنی موت یاد کرے اور خدا سے اپنے واسطے اور مردوں کے واسطے دعا رحمت اور بخشش
کی مانگے اور الحمد اور قل ہو اللہ اور الہٰکم التکاثر یا اور جو کچھ کلام پڑھ سکے ثواب اونکو بخشے اور
قبرستان میں جاکے یہ دعا پڑھے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ
اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰهُ ا
لْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ
وَرَحِمَنَا اللّٰهُ وَاِیَّاکُمْ جو عبادت خدا کے واسطے کرے نماز نفل یا روزہ یا حج یا فقیروں کو کھلانا یا پانی
پلانا اور اوس عبادت کا ثواب مردے کی روح کو بخشے اوسے ثواب پہونچتا ہے پر جو نیت اوس عبادت
میں خدا کیواسطے نکی جیسا بعضے جاہل پیروں کے نام پر بکرا یا مرغا پال کے نیاز کرتے ہیں ایسی نیاز کچھ کام کی نہیں
ایسی باتوں سے پیر راضی ہوتے ہیں اور یہ لوگ بڑے گنہگار ہوتے ہیں بلکہ ایسے بکرے مرغے کا گوشت کھانا بعضے
علما نے حرام لکھا ہے خدا مسلمانوں کو ان بلاؤں سے بچاوے قبروں کو سجدہ کرنا حرام ہے اور گرد اونکے
پھیرنا منت اونکی ماننی اور روشنی اونکی کرنی اور دعا اونسے مانگنی بہت برا ہے بلکہ اونکے نام پر بکریاں
بہنی دور سے ڈالنی بھی برا ہے اور سر پر بال چوٹی انکے نام پر رکھنی بھی نہایت برا ہے یہ رسمیں جاہلوں کی
ہیں حق تعالی نجات دے جسے دعا اولیا کے وسیلے سے منظور ہو یوں کہے یا اللہ میری یہ مراد فلانے ولی
کے طفیل سے برلا اور یوں نکہے یا پیر میری مراد برلاؤ اور نیاز یوں کرے یا اللہ میرے بیٹا ہو تو تیرے نام کا
فقیروں کو کھانا کھلاؤں اور ثواب اوسکا فلان ولی کی ارواح کو بخشوں یوں نکہے یا پیر تو مجھے بیٹا دیگا
تیری نیاز کرونگا ایسی باتیں بہت بری ہیں خدا عمل کی توفیق دے شب برات کو مردوں کی گور پر چراغ
جلانے بلکہ ہر وقت حرام ہیں اولیا کی گور ہو یا شہید کی یا کسی اور کی اور لال تاگے یا سن پر باندہ کے

اوسکا زکوٰۃ دے دوسری قسم مال زکوٰۃ کی یہ ہے کہ سوداگری کے واسطے خرید کپڑا یا غلہ یا کچھ اور جب اوس
مال پر برس روز گذرے اوسکی قیمت کرے اگر باون تولے چھ ماشے چاندی یا اس سے زیادہ قیمت اوسکی
ٹھہرے چالیسواں حصہ زکوٰۃ دے تیسری قسم مال زکوٰۃ کی جانور ہیں یعنی اونٹ گائیں بکریاں زیادہ کی
گئی سارے برس یا آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چرا کریں زکوٰۃ اونمیں واجب ہے اونٹ کی زکوٰۃ کی مسئلے بیان
نہیں کیے بیل گائے بھینس تیس سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب تیس پورے ہوں اور برس اونپر گذرے ایک
تبیعا یعنی پڑیا یا پڑوا برس دن سے زیادہ کا دو برس سے کم کا دیوے جب چالیس ہوں ایک مسنا
یعنی دو برس سے زیادہ تین برس سے کم کا پڑیا یا پڑوا دیوے جب ساٹھ ہوں دو تبیعے دے
جب ستر ہوں ایک مسنا اور ایک تبیعا جب اسی ہوں دو مسنے جب نوے ہوں تین تبیعے
جب سو ہوں دو تبیعے اور ایک مسنا دے اسی طور سے ہر ایک تیس میں تبیعا اور ہر چالیس میں مسنا
دیا کرے گائے بھینس کی زکوٰۃ ایک طور ہے چالیس بکری سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب چالیس پوری
ہوں اور برس اونپر گذرے ایک بکری زکوٰۃ دے ایک سو بیس تلک جب ایک سو اکیس ہوں دو بکری
زکوٰۃ دے دو سو تلک جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تین بکری دے ایک کم چار سو تلک جب چار سو پوری ہوں
چار بکری دے پھر ہر سیکڑے میں ایک بکری دیا کرے بھیڑ بکری کی زکوٰۃ ایک طور ہے زکوٰۃ میں چاہے
بکری دے چاہے بکرا دے چھوٹے بڑے سب جانوروں کی زکوٰۃ دے زکوٰۃ مسلمانوں کو
دے کافروں کو نہ دے فقیروں کو دے دولتمندوں کو نہ دے دولتمند وہ ہے کہ مالک
نصاب کا ہو اور جو نصاب سے کم مال اوسکے پاس ہو زکوٰۃ اوسے دینی جائز ہے زکوٰۃ اپنے
ماں باپ کو اور اپنی اولاد کو نہ دے اور عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی عورت کو نہ دے اور اپنے
غلام باندی کو نہ دے اور زکوٰۃ کا پیسا سید کو نہ دے سوا زکوٰۃ کے اور کچھ ادب سے گذرانے
اگر چچا بھائی اور قرابت والے محتاج ہوں زکوٰۃ اونکو دینی بہت خوب ہے **صدقہ**
فطر کا جو شخص مالک نصاب کا ہو عید کے دن صدقہ فطر کا دینا اوسپر واجب ہے جتنے آدمی گھر کے
ہوں ہر ایک کی طرف سے دو سیر گندم یا چار سیر جو فقیروں کو دے عید کی نماز کو جانے پر
اپنی جورو کی طرف اور بیٹا بیٹی بالغوں کی طرف سے دینا ضرور نہیں وے اپنے پاس سے دیویں
اگر مالک نصاب کے ہوں پر غلام باندی کی طرف سے دے جتنے صدقہ فطر عید کے دن دیا
جب چاہے دے جو کوئی کسی کے گھر اوترے تین دن تک ضیافت اوسکی خوشی سے کرنی سنت ہے
سوال کرنا بغیر نہایت محتاجی کے حرام ہے جو شخص مالک نصاب کا ہے عید اضحیٰ کے دن

یا رات خیال کر کے کھانا سحری کا کھایا پیچھے معلوم ہوا کہ رات نہ تھی بلکہ صبح صادق ہو گئی تھی یا ابر سے
خیال کیا کہ دن آخر ہو گیا اور روزے کا وقت ہو گیا یہ بات دھیان کر کے روزہ کھولا پیچھے دن نکل آیا
یا سوتے آدمی کے حلق میں پانی جا پڑا ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹا اور قضا اوسکی واجب ہوئی
پر کفارہ واجب نہیں اور جو روزے کو بھول گیا اور بھول کر کھایا یا پانی پیا یا جماع کیا یا احتلام کی حاجت
ہوئی یا بدن پر تیل ملا یا آنکھوں میں سرمہ ڈالا تو بھی روزہ نہیں ٹوٹا روزے میں غیبت کرنا یعنی گلہ
کسی کا کرنا اور کسی کو گالی دینا اور برا کہنا نہایت بد ہے ثواب روزے کا جاتا رہتا ہے بلکہ روزہ دار کو لائق ہے کہ روزہ
کو پاک صاف رکھے اور حلال چیز سے افطار کرے اور عبادت میں مشغول رہے جیسے تحمید و نماز و تلاوت
کرے اس مہینے مبارک کو غنیمت سمجھے ایک عبادت اس ماہ کی ستر ماہ کے برابر ہے فقیر غریب کی خدمت
غنیمت جانے اور صدقہ فطر کا عید کے دن نہایت خوشی سے ادا کرے تو روزے اوسکے قبول ہوں
مریض اور مسافر کو روزہ رمضان کا کھانا جائز ہے اور جو روزہ رکھیں تو بھی جائز ہے پر جو روزہ رکھنے سے
مرنے کا اندیشہ ہو روزہ رکھنا گناہ ہے جس مریض مسافر نے روزہ رمضان کے کھا لیے تھے اور وہ
اسی مرض میں مر گیا یا سفر میں مر گیا گنہگار نہیں اور جو بیمار چنگا ہو کے مرا یا مسافر مقیم ہو کے مرا جتنے
دن چنگا ہو کے جیتا رہا یا مسافر مقیم ہو کے جیتا رہا اوتنے دنوں کی قضا واجب ہوئی جیسے دس
روزے بیماری یا سفر میں کھا لیے پھر اچھا ہو کے مقیم ہو کے پانچ دن جیا اب اسپر پانچ روزوں کی قضا
واجب ہے اگر قضا نکی وارث پر واجب ہے کہ ہر روزے کے بدلے دو سیر گیہوں یا چار سیر جو فقیروں کو
دے پر دینا وارث پر جب لازم ہے کہ مردہ کہہ مرا ہو اور بغیر کہے واجب نہیں پر بغیر کہے اگر وارث اسطے
دیا تو بھی صحیح ہے قضا رمضان کی چاہے ایک لخت رکھے چاہے فرق سے رکھے لیکن کفارہ ایک لخت ہی
واجب ہے جو شخص نہایت بڈھا ہو اور طاقت روزے کی نہ رہی ہو روزہ نہ رکھے اور عوض ہر روزے کے
برابر صدقہ فطر کے فقیروں کو دے پھر اگر طاقت روزے کی آ جائے اون روزوں کو قضا کرے جو عورت
حمل سے ہو یا دودھ پلاتی ہو اگر روزہ رکھنے سے اوسکے بچے کو ایذا ہو روزہ کھاوے اور قضا روزوں کی اوسپر واجب ہے
عورت حیض نفاس والی روزہ کھاوے جب پاک ہو قضا اوسکی کرے جو کوئی عید الضحی سے عرفہ کے دن
روزہ رکھے ایک برس اگلے اور ایک برس پچھلے کے گناہ بخشے جاویں اور جو روزہ عاشورے کا رکھے
ایک برس کے گناہ بخشے جاویں جیسے نماز سوا اللہ کے کسی کے واسطے پڑھنی جائز نہیں روزہ بھی کسی
کا رکھنا جائز نہیں **بیان حج کا** پانچواں رکن اسلام کا حج ہے جیسے حق تعالی خرچ راہ اور سواری
دے اور راہ میں امن ہو حج اوسپر فرض ہے جو کوئی حج کو فرض نہ جانے وہ کافر ہے اور جسپر فرض ہو

ادا نہ کرے وہ فاسق یعنی بڑا گنہگار ہے حج ساری عمر میں ایکبار فرض ہے جب خدا اسباب [illegible] کر دے
اوسوقت معلوم کرے اُسکے مسئلے باقی مسئلے بیان نکیے جیسے ارکان اسلام کے بجا لانے فرض ہین
گناہون سے دور رہنا بھی فرض ہے گناہ بعضے کبیرہ ہین یعنی بڑے اونکے کرنے سے عذاب ہوگا
اگر توبہ نکرے اور بعضے صغیرہ ہین اونکے کرنے سے بھی عذاب ہوگا پر تھوڑا اب کبیرہ بعضے بیان
کرتا ہون شرک خدا سے کرنا خون ناحق کرنا ماں باپ کو ایذا دینا عورت سے زنا کرنا یتیم کا مال کھانا کسی
عورت کو جھوٹی تہمت زنا کی کرنی دو چند کافرون کی جنگ سے بھاگنا شراب پینا ظلم ناحق کرنا کسیکے
پیچھے بدی سے یاد کرنا کسیکے حق مین گمان بد کرنا اپنے تئین غیرون سے اچھا جاننا خدا سے خوف نکرنا خدا کی
رحمت سے ناامید ہونا کسی سے وعدہ کرکے وفا نکرنا ہمسایے کی جورو بیٹی پر نظر بد کرنا کسیکی امانت مین خیانت
کرنا خدا کا فرض ترک کرنا قرآن شریف پڑھ کے بھلانا شہادت حق کی چھپانا شہادت جھوٹی دینا جھوٹ
بولنا خصوص قسم جھوٹی کھانا جس سے کسیکا مال یا جان یا حرمت جاتی ہو قسم خدا کے نام کے سوا
اور کسیکی کھانا اور سجدہ کسیکو سوائے خدا کی کرنا قرآن کی مجلس مین اور کسی کام مین مشغول ہونا
جمعے کی نماز ترک کرنا ہمیشہ جماعت ترک کرنا مسلمان کو کافر کہنا کسیکا گلہ سننا چوری کرنا ظالم کی
خوشامد کرنا بیاج کھانا قضایا ناحق فیصل کرنا سود لینے دینے کم تولنا ہوک چکانے کے پیچھے زبردستی سے
کم دینا لڑکون سے برا کام کرنا حیض کی حالت مین اپنی جورو یا باندی سے صحبت کرنا اناج کی گرانی سے
خوش ہونا کسی عورت غیر کے پاس خلوت مین بیٹھنا جانورون سے جماع کرنا جوا کھیلنا کافرون کی رسمین
پسند کرنا نجومی کی باتون کو سچا جاننا دعوی اپنی عبادت یا تقوے کا کرنا مرتے پر پیٹنا پکار کے رونا
[illegible] نیکو برا کہنا ناچ دیکھنا راگ باجون سے سننا عبادت لوگونکو دکھلانیکو کرنا کسیکے گھر مین بے اجازت چلا جانا
نصیحت قدرت ہو پر ترک کرنا کسی سے مسخرگی کرنے کی جرأت کرنا گناہ انکے سوا اور بہت ہین غرض سب
گناہون سے دور رہے اور توبہ کرتا رہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے کہ جسکی زبان سے
اور ہاتھ سے کسیکو ایذا نہو انسان کو لازم ہے اور لائق یون ہے کہ اپنے تئین محافظ کرکے رہے برا آپ کہنا
اور کسیکو برا نہ سمجھے اور کسیکا عیب تلاش نکرے بلکہ بغیر تلاش اگر کسیکا عیب معلوم ہو جائے ملائمت سے
اوسے نصیحت کر دے لیکن فضیحت نکرے اور رسوا نکرے حق تعالی عمل کی توفیق
دے والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

[illegible] مصنفہ مولوی حافظ محمد علی صاحب مرحوم ساکن [illegible] بتاریخ ۲۰ ماہ شوال [illegible] مطبع گلشن [illegible]

فضائل

اب جاننا چاہیے کہ جب بندہ اپنے مالک کے فرضون سے ادا ہو چکا تو اوس وقت مین البتہ فرصت کچھ کچھ وظیفہ بھی پڑھ لیا کرے کہ واسطے کشایش امور دین و دنیا کے بہت مفید ہین سیواسین پانچون وقت کے وظیفے سے ایک ایک کلمہ یہان بیان کر دیا ہی اگر زیادہ نہو سکے تو ان کلمون سے ہرگز غفلت نکرے تا کہ ذخیرہ عاقبت کا اپنی تہوڑی فرصت مین حاصل کر لے یہ وظیفے بعد نماز پنجگانہ کے مقرر ہی ہین اسکے پڑھنے سے ثواب عقبی اور فائدہ دنیا حاصل ہوتا ہی اسیواسطے اس جگہ پر لکھ دیا ہی اور یہ وظیفے بہت مستند ہین کلام مجید اور حدیث شریف سے سو ہر فرد بشر کو لازم ہی کہ اس ثواب سے محروم نرہے اوسکی فائدے علما فضلا سے دریافت کر لیوے اسجگہ اسناد لکھنے کی گنجایش نہین ہی **فائدہ** بعد نماز فجر کے جو کوئی سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ کہے اگر اوس دن مین مر گیا تو اللہ تعالی بچا ویگا اوسکو آتش دوزخ سے اور جو مغرب کے وقت سات مرتبہ اسی کلمہ کو پڑہے اوس رات کو نجات پاوے آتش دوزخ سے یہ حدیث صحیح ابن حبان مین ہی **فائدہ** بعد نماز کے آیت الکرسی ایکبار اور ہر چار قل ایک ایک بار پڑھنا نجات دیتا ہی عذاب سے جیسے ایک نماز سے دوسری نماز تک اسکا پڑھنے والا اگر اوس بیچ مین مر گیا تو جنتی ہوگا اسی طرح ہر نماز سے ہر نماز تک اور اسکے فائدے بہت ہین کتب عظا مین کسی عالم سے سن لینا چاہیے **فائدہ** بعد نماز فجر کے سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پڑہے عقبے کے عذاب سے نجات اور دنیا مین کشایش رزق کی حاصل ہو اور بعد نماز ظہر کے پانسو بار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑہے اور اگر فرصت کم ہو تو پچیس مرتبہ ضرور پڑھ لے اور بعد نماز عصر کے تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پڑہے کہ واسطے کشایش امور دینی اور دنیوی کے بہت فائدہ رکہتی ہی اور حضرت نے اپنی صاحبزادی کو تعلیم فرمایا تہا اور وہ تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور بعد نماز مغرب کے سو بار کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑہے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ یہ کلمہ افضل الذکر ہی جو شخص ستر ہزار مرتبہ اپنی عمر بھر مین اسکو پڑھیگا بیشک جنتی ہوگا اور اگر ماں باپ یا عزیز و اقربا یا دوست آشنا کے واسطے ایک دفعہ بھی ستر ہزار بار کلمہ پڑھکے بخشیگا وہ شخص بیشک جنتی ہو جائیگا اور بعد نماز عشا کے سو بار درود پڑہے درود کی بہت قسمین ہین ایک قسم اختیار کر لے چاہیے یہی پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ بعد اسکے سورہ تَبَارَکَ الَّذِیْ واسطے رفع ہیبت عذاب قبر کے پڑھا کرے آگے اسکے جو توفیق عطا کی اللہ تعالی زیادہ سے زیادہ پڑہے لیکن اتنا ہر مسلمان کو چاہیے کہ پڑھا کرے اور اسکے ثواب سے کہ بہت ہی محروم نرہے واللّٰہ ولی التوفیق

طریقہ نکاح۔ نکاح پڑھانے والا قبل نکاح پڑھنے کے سامنے دولھا کے بیٹھ کر خطبہ آواز بلند سے پڑھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل
علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ
فلا ہادی لہ ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما
بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور
محدثاتہا وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد و
من یعصہما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا نسأل اللہ ان یجعلنا ممن یطیعہ ویطیع
رسولہ ویتبع رضوانہ ویجتنب سخطہ فانما نحن بہ ولہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایہا الناس
اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء
واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا یا ایہا الذین امنوا اتقوا
اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون قال اللہ تعالی فان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی
فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ او
ما ملکت ایمانکم وانکحوا الایامی منکم والصلحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء
یغنہم اللہ من فضلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النکاح من سنتی فمن رغب
عن سنتی فلیس منی وقال تزوجوا الودود الولود فانی اباہی بکم الامم ۵ ۵ ۵

بعد اسکے یہ خطبہ پڑھنے والا کہ ولی دولھن کا ہو یا وکیل دولھا سے کہے کہ نکاح کر دیا میں نے تیرا ساتھہ
فلانی عورت یا موکلہ اپنی سے کہ فلانی بیٹی فلان کی ہی اتنے مہر پر اور دولھا کہے میں نے قبول کیا نکاح
اس عورت کا یا موکلہ تیری کا کہ بیوی اس مہر پر اور بجائے فلانی کے نام دولھن کا اور بجائے فلان
کے نام دولھن کے باپ کا لیوے اور تعیین مہر کی صاف بیان کرے اور ان الفاظ کو ٹھیک ٹھیک کہے نہ
کہ جیسا کہ اکثر ناواقف کرتے ہیں اور جب عقد نکاح سے فراغت پاوے دعاے برکت واسطے
دولھا و دولھن کے کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے بارک اللہ لک وبارک علیک
وجمع بینکما علی خیر اور اگر کوئی اجنبی یا جارت ولی یا وکیل دولھن کے بطریق مسنون نکاح

پڑھلیوے تو بھی درست ہے

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ راہ نجات الفقراء المشتہر جناب حاجی شیخ جیون علی صاحب و شیخ محمد عبد العزیز صاحب

الحمد لله الاعظم والصلوة علی رسوله الکریم
ازین اوراق چند دلپسند
تحفهٔ فضل
در سنه ۱۲۸۹ ہجری

این عقاید ثلثه را از خلافت زیراکه قول اول و قوانین که نه در امور باطنی صراحةً قول ثانی و قولش که تفضیل
حضرات ثلثه بترتیب خلافت صرف در اخر اشارة اتحاد معنی وارد دیگر آنکه در اولین باجمال و در آخرین بتفصیل تعداد
بیدا کرده آید بهر حال بعد رفع قضیه تکرار خلاصه تقریر آنستی نا در چند امور راجع میگردد یکی اعتقاد افضلیت
جناب مرتضوی بر حضرات ثلثه خلفای نبوی دوم اعتقاد افضلیت حضرات ثلثه بترتیب خلافت صرف در سیاست مدنیه
نه از سابق سوم اعتقاد افضلیت جناب رابع از جهت دیگر فضائل و در ثلثه نه از ان جهت چهارم اعتقاد افضلیت
آنجناب در ولایت باطنیه و اعتقاد عدم افضلیت ثلثه دران پس هر یکی ازین اعتقادات اربعه نامشروع و بدعت
و عند الشرع باطل و نامسموع اما اول از انکه در تفضیل شیخین بر ختنین هیچکس را از اهل سنت کلامی نیست چه صحابه
و تابعین و ائمه اربعه مجتهدین و سائر مسلمین از صوفیه و متکلمین زمناً بعد زمنٍ و قرناً بعد قرنٍ اجماع کرده اند
برین معنی که شیخین فیما یحصل به فضیلة عند الله افضل از ختنین اند و این اجماع و اتفاق ایشان اعظم ست از اجماع
و اتفاقی که ایشان بر اثبات شفاعت شافع المذنبین در حق اهل کبائر و خروج ایشان از نار دار البوار و قتال
خوارج و ضلال و رفض و من یحذو حذوهما من فسقة الاشرار نموده اند آری در تفضیل جناب ذوالنورین بر جناب
ابوالحسنین بعضی تا محققین را در اول وهله توقفی و ترددی بوده آخر کار چون حقیقت حال بر ایشان هویدا و آشکار گردید
نوبت رجوع ایشان بجانب مذهب جمهور رسید حتی نطق لسانه بالصدق و اعترف هو بنفسه من لم یفضل
عثمان علی علی فقد ازری بالمهاجرین و الانصار و نادری باجماع علماء الامصار و لهذا در مبتدع و عدم
مبتدع بودن مخالف این عقیده از امام احمد دو روایت آمده ارجحهما و اشهرهما الاول کما هو مبسوط فی موضعه
و بالجمله هرگاه تفضیل ثانی الختنین بر اولهما بپایه ثبوت نرسد تفضیلش بر احد الشیخین یا شیخین چه رسد حالا هر که
براه خلاف با ثور و جمهور رود در حقیقت از اهل سنت نیست گو خود را در اهل سنت و انماید دوم از انکه سخن فهمی
صاحب این عقیده باطله معلوم شد که شاید از کلام متکلم و الافضیلة بترتیب الخلافة فضائل ثلثه را بسبب سیاست مدنیه
در وی مصور فهمیده و نشنیده یا در کتب معتبره ندیده که فضیلت حاصله ایشان بعد الخلافة بسبب سیاست مدنیه
دیگرست و فضیلت حاصله در ایشان قبل الخلافة که همان سبب انعقاد خلافت ایشان گردیده دیگرست اول
نه محتاج بیانست که خودش معترف بآنست لیکن بیان ثانی آنکه افضلیت ایشان از بدو اسلام ایشان تا
انعقاد خلافت اگر ثابت نباشد سائر مدعیین خلافت از مهاجرین و انصار فضلا عن عترة الرسول المختار
در دعوی خودها متساویة الاقدام باشند و هو کما تری پس ثابت شد که افضلیت ایشان در هر حالت قبل الخلافت
و بعد الخلافت متحقق ست بلکه بطریق اولی و افاعل نیز چنانچه ثبوت این معنی در قرآن و احادیث موجود اما القرآن فقوله تعالی
وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ

فِي سَبِيْلِ اللهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لَكُمْ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
واین آیہ باتفاق محققین در حق حضرت صدیق نزول نموده که او را خداوند تعالی باولوا الفضل یاد فرموده و آمّا
الاحادیث فانی تیسیر الوصول عن ابن عمر قال کنا نفاضل بین الناس فی زمان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فنقول ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ولا ینکر ذلک علینا وعنہ کنا فی زمن رسول اللہ
لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی لا نفاضل بینهم سوم
آنکہ مراد از افضلیت موجودہ در کلمات متکلمین اکثر ثوابا عند اللہ باکتساب من خیر آمدہ لا انه اقرب نسبا واشرف وما اشبه
ذلک درین صورت مراد از جهت دیگر فضائل اگر قرب بقرابت ونسب وشرافت باشد و از نفی لا انه اقرب نسبا اگر محصول گردد
و اگر امور باطنیہ باشد از لفظ وما اشبه ذلک لازم باشد مقال فی العقائد الجلالیة والذی وقع الاختلاف فیه ههنا
هو الرجحان من حیث الثواب لا الرجحان من حیثیات اخر فلا ینافی ذلک رجحان الغیر
فیما ما الفضائل الاخر ولا فی مجموع الفضائل من حیث المجموع حاصل کہ افضلیت متنازع فیها
درینجا بمعنی کثرت ثواب است کہ آن جزای طاعت و عوض عبادت باشد چنانکہ عند اطلاق الافضلیت همین معنی متبادرست
نه قرب قرابت ونسب وشرافت ونه امور باطنیہ کہ عبارت از رجحان در سعادت شهود است وسیاق معنی هذا الرجحان
فی الآتی و چهارم آنکہ ولایت باطنیہ غالبا برسه معانی می آید یکی علم باطن مخالف علم ظاهر چنانکہ مذهب قرامطه است
پس حاشا کہ جناب رابع متصف باین ولایت بوده باشند فضلا عن الثلاثة زیراکہ در اتصاف باین ولایت تعطیل شریعت
لازم می آید و بجای خود مفروغ عنه است کہ طریقتیکہ مخالف شریعت باشد اعتبار نمی شاید دوم صفات قلبیہ کہ آنرا
طریقت گویند چون زهد تقوی خوف خشیت وغیرها کہ بحسب استعدادات مختلفه بالآخر باعث بر ظهور کرامات و صدور خوارق
عادات میشود پس درین صفت تخصیص جناب رابع وجهی ندارد چه حضرات ثلثه را فضیلت از غیر خود درین صفت
نزد محققین معلوم اند بوجهیکہ آینده بخوبی معلوم خواهد شد سوم رجحان در سعادت شهود کہ در مقابل کدام چیز نیست
اهل باطن از ارباب مجاهدات و اصحاب ریاضات کہ معبود حقیقی را عبادت میکنند ازین عبادت مقصود نه جلب ثواب است
نه خوف عذاب بلکہ مقصود ایشان آنست کہ بهمه وجوه دانند کہ آن معبود تعالی شانه وتعظم برهانه مستحق عبادت است
و بس نه هیچ چیز دیگر و اهل کشف این نعمتی است کہ لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اشارت بآن میکنند
ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ پس این قسم فضیلت علی ما فی کتاب النواقض لظهور الروافض مبحوث
عنها نیست زیراکہ مجهول است پس بنابرین نتوان گفت کہ فلان من حیث الباطن افضل است از فلان و درین صورت
اتصاف افضلیت برادر و عم خیر البریة بدین فضیلت نزد در حیز خفاست فلا خفاء فی سخافة قولہ در امور باطن فافهم واستقم قال
المُسْتَفْتِي الاَعْظَم پس بر معتقدین این تخنها اطلاق تفضیلیه و مخالف اجماع هست یا نه اقول الحول الاعلم بمعتقد این

آین اعتقادات ناشی از مسئلهٔ تفضیلیه بر خلاف اجماع برجای خود ست هر که با وجود بد عقیده حسن ظن دارد نزد من این هر دو از
اهل هوا و مخالف اجماع علما و از رافضی سنی نما محسوب خواهد شد که هر دو ضال اند و مضل و بر ایشان خوف کفر ست
بلکه خود کافر اند زیرا که از روی مسئلهٔ فقهیه نماز پس ایشان مکروه است بشدت کراهت یا فاسد یا باطل و ذلک جزاء الظالمین
قال المستفتی الاعظم بینوا توجروا اقول و بحول الاعلم وقد بینتنا بیانا شافیا لا مزید علیها
و برهانات وافیات یرجع الیها فاجرنا الله جزاء الماجدین وما اسئلکم علیه من اجر
ان اجری الا علی رب العالمین   این ست جواب لفظی آن متضمن حال ابراه اصل این بحث
می‌نویسیم و حقیقت حال را پوست کنده میگوییم که تحقق افضلیت مبحوثه موقوف ست بر معرفت دو چیز یکی صفات
کمالیه پیغمبر که از جهت پیغمبری در وی حاصل اند دوم تشبه بآن صفات کمالیه اول چون علم کامل و عمل بآن و مراعاة
اقسام سیاستها و دعوت خلق بسوی خدا و نشر دین بعلم و کتاب فی الانفاق و اعتاق که این قسم معاملات را شریعت
خوانند و همچنین صفات قلبیه که همان مقصود اصلی ست و این قسم حالات را طریقت دانند و دوم حاصل نتواند شد مگر
بهمین طور که در علم مثلاً ایمان و تصدیق قلبی و صحبت دائمی و فراست صادقه و کیاست حاذقه و امثال آنها
از وی ظهور نماید و در عمل امر معروف و نهی منکر و تربیت مردم بموعظت و خطب بهجی از وی صدور فرماید که در
نفوس و ذوات مردم اثرها پیدا نماید و در مراعات اقسام سیاستها که عبارت ست از تهذیب اخلاق و تدبیر
منزل و سیاست مدن بوجهی معامله کند که امت بروی مختلف و از وی متخلف نگردد و تا مقدور بدون سل سیوف
و طعن رماح کار سرانجام یابد و هنگام جنگ و جهاد نصرت دین و رعایت حقوق مسلمین بقدر مشقت ایشان
مطمح نظر باشد و در دعوت خلق بسوی خدا خود بخود مشرف باسلام شود تا بدیدن حال و شنیدن مقال او جمعی
از مخالفین این شرف یابند و شوکت اسلام و عزت مسلمانان دوبالا گردد و چون نوبت بجهاد و عناد رسد او را در
حل و عقد و جمع رجال و قمع و قتال اهل کفر و ضلال دخل کمال باشد و در نشر دین بعلم کتاب و سنت علمیکه از پیغمبر
علیه السلام فراگرفته است از قرآن و حدیث در ترویج آنها سعیها بکار برد و در امصار و اقطار مشهور و منتشر
گرداند تا واسطه باشد در پیغمبر و امت او و قرآن را در نماز و خارج نماز تلاوت کند و در احادیث مرویه از پیغمبر بارشاد
طرق روایات و انسداد ثغور اختلافات باجماع و اجتهاد اهتمام نماید و در انفاق و اعتاق در زمان پیغمبر و بعد آن نیز با
بر بذل مال و استخلاص جبیدا از دست کفار بدمآل و مبارزت با اخوان و اقران و امثال آن آماده باشد و در صفات
قلبیه بر خوف و خشیت و رجا و بیم و رضا و تسلیم و ورع و تقوی و زهد که عبارت از اعراض دنیا و ما فیها از تقلل در معاش
و لذات ست همگی نظر دارد تا کرامات عجیبه و خوارق غریبه از وی مشاهده شوند پس هر کسی را که باین اسلوب صبغه خوش گشته
بآن صفات صبغه پیغمبر نصیب خواهد شد البته از ترتب فائده بران ناگزیر ست و این فائده را ثواب گویند که نسبت باوست از

عن علی انه قال لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الا جلدته حد المفتری و از محمد بن حنفیه مرویست که
پرسیدم از پدر بزرگوار خود علی بن ابی طالب که یا ابت من خیر الناس بعد رسول الله قال ابو بکر قال ثم
قال عمر قال ثم انت قال انا رجل من المسلمین و چون افضلیت شیخین مستلزم افضلیت ذی النورین ست پس
حضرت ایشان نیز افضل باشند بر جناب مرتضوی و لهذا درین روایت سوال از فضیلت جناب عثمان حاجت نداشت
تم المرام و ما احسن الوفاق بین الصراحة و الاستلزام باقی ماند درینجا بحثی باشر ذمه قلیله که بعد ملاحظه هجوم و احاطه اطراف
کلام بتعداد فضائل چند جزئیه در جناب مرتضویه و عدم اعتداد آن در خلفای ثلثه مصطفویه تشبث مینمایند و براه غلط
یا تغلیط می رایند و ایشان بعضی متقشفه اند از ناظرین کتب احادیث و غیرها که جز و براقیت بکشف حقیقت پی نبرده اند
بدو سبب یکی آنکه در طی مراحل جمیع مختلفات و منح شتات که از اساتذه فن میسر تواند شد درین مسئله خصوصا و در
مسائل دیگر عموما دستی و پائی گم کرده اند دوم آنکه بر شنیده شبهات مفتن طوسی و شیخ حلی از متقدمین قاصرین و تنبیه مفتریات
مومن جانیسی و کنتوری از مستخدثین معاصرین فریب خورده رقبه التقلید بر بقه کمید ایشان محکم بسته اند هر چند بمقام مقتضی
بسط در کلام سنت اما بحکم ما لا یدرک کله لا یترک کله بنقل یک از هزاری و اندک از بسیاری من بعد بتردید آن بنابر تشحیذ
اذهان اخوان شرح سپاس هم و منت بر اهل ایمان می نهم پس میگویم که آن اهل تقشف در اسفار و زبر خود مزبور و مذکور
نموده اند که فضائل علیه کلی در سه چیز منحصر اند یکی نفسانیه چون ایمان و علم ظاهر و علم باطن و زهد دوم بدنیه چون
قیام شبینه و صیام روزینه و بذل و جهاد سوم خارجیه چون شرافت نسب و قرابت با سرور کائنات علیه و علی آله التحیات
و التسلیمات پس هر یکی ازین صفات تسعه و امثال آنها که در تحت فضائل ثلثه مذکوره باشد بر وجه کمال بلا مزید علیها
منحصر و موجودست در جناب ابو الحسنین نه در شیخین فضلا عن ذی النورین لاجرم جناب رابع افضل باشند بر ثلثه
و هو المدعا هذه ملخصات من تقریراتهم و ملتقطات من تحریراتهم **اقول** بالله التوفیق و بیده اعنة التحقیق هرگاه
فضائل نفسانیه از قبیل مقاصد اند و فضائل بدنیه و خارجیه از قسم وسائل درینصورت فضائل بدنیه را وقتی اعتبارست
که از فضائل نفسانیه صادر و ناشی شود و الا لازم آید که نماز و جهاد و انفاق مثلا بغیر ایمان و بلا نیت خالصه معتبر باشند و همچنین
فضائل خارجیه وقتی اعتبار دارد که سبب و آلت شود در حصول فضائل بدنیه و الا لازم آید که پسر کافر کدام نبی بر پسر مسلم
کدام غیر نبی افضل باشد پس بالذات فضائل نفسانیه بکارست لها الاعتبار و هیچ شکی نیست که هر که درین فضائل
مشروحه اکمل است همان افضل ست حالا بنظر انصاف و دور از اعتساف ملاحظه باید کرد که درینها کدام از ینها بحد
الکمالیت رسیده است که متصف بافضلیت گردیده پس بعد تتبع کتب فن دریافته میشود که اگرچه در ریاست
فضائل ثلثه حضرات اربعه شرکت دارند اما بترتیب خلافت خود ها سابق از لاحق در افضلیت فایق بر آمده است
و دلیل این دعوی از بیان همان امتیاز تسعه تحت فضائل ثلثه بتفصیل واضح تواند شد **فاقول** مخفی نماند که هر یکی

ازین صفات تسعه توزیعا از دو نوع خالی نیست مثلا ایمان دو نوع ست یکی انفع فی الاول و دیگری انفع فی المآل
وهمچنین علم ظاهر یکی شرائع ست دیگری علم حوادث از جفر جامعه وغیره وهمچنین علم باطن یکی تهذیب باطن ست
بصحبت وغیره و دیگری معارف ودقیقها مسئله وحدت وجود وغیره وهمچنین زهد یکی حقیقی ست از کم رغبتی در لذات
دنیویه واولاد واقارب وحواشی دیگری شرعی وهمچنین قیام شب یکی محققه مشهوده دیگری مقدره مجوزه وهمچنین صدقه هم
یکی ممدوحه ودیگری مقدره وهمچنین بذل یکی سرا وعلانیه سخا دیگری عدم احدهما یا عدم کلیهما وهمچنین جهاد
یکی بتدبیر ومال وشمشیر دیگری بشمشیر دون المال والتدبیر وهمچنین شرافت نسب وقرابت پیغمبر یکی بعیده ودیگری قریبه
پس در هر یکی ازین انواع هژده گانه انواع اولیه اینها در فضیلت وحصول مزیت اکمل واتم واقع شده است
وآنها بترتیب خلافت در خلفاء ثلثه ماثور اند چنانکه انواع ثانیه در جناب امیر مشهور تفصیل این اجمال وتحلیل این اشکال
آنکه ظاهرست بر اهل علم ماهر که انفع فی الحال در ان زمان مجرد ایمان آوردن حضرت ابوبکر بود که بدعوت ایشان حضرت عثمان
وطلحه وزبیر وسعد بن ابی وقاص وجمعی کثیر شرف اسلام اندوختند ودرهم در راه آن آمیختند وهمچنین هم در حصول ایمان
حضرت عمر بقول ایشان از ادیان دیگر عزت اسلام وشوکت دین سید الانام شروع گردید واعلای کلمة الله بوقوع
رسید وهمچنین هنگام ایمان حضرت عثمان بنمایش وحق نمایش ایشان با وجود تحمل ایذای عم خودش تا ابتدای ایمان
بسیاری از یکیشان شرف اندوز اسلام شدند پس ایمان این حضرات فی الحال انفع واقع شده وبا ایمان حضرت علی
فی الحال این امور صورت ظهور نه بسته زیرا که جناب ایشان در اوائل حال از حیات ابوطالب لغایت وفاتش بجهت
خوف دشمنین سوف و بر اظهار ایمان واعلان قدرتی نداشت تا بدعوت وبیان چه توان پرداخت وحال علم حضرات
اصحاب ثلثه ازین نیست که اخفا توان کرد چه کمال حضرت ابوبکر درین علوم بجای رسیده بود که بحضور پیغمبر صلی الله علیه وسلم
قضا مینمود وفتوی میداد وامر ونهی میفرمود تا آنکه استحقاق استخلاف در نماز واقامت مناسک قبل حج پیغمبر بهم رسانید
واصحاب ثلثه وغیر ایشان بلا انکار درین کار اقتدا واتباع اختیار کردند وبعد پیغمبر در اکثر مسئله که خودش علم نه بود
چون حصه جد واخوة احدی در ان خلاف اختلاف نمود ومعهذا حضرت علی نیز بعض حدیث را از وی آموخت
وتصدیق کرد چنانچه در بعض سنن موجودست عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ اِذَا سَمِعْتُ مِنَ النَّبِیِّ حَدِیْثًا نَفَعَنِیَ اللّٰهُ
بِمَا شَاءَ اَنْ یَنْفَعَنِیْ مِنْهُ وَاِذَا حَدَّثَنِیْ غَیْرُهُ اِسْتَحْلَفْتُهُ فَاِذَا حَلَفَ لِیْ صَدَّقْتُهُ وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ
وَصَدَقَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ
یَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ لَهٗ وامثال صحیحین از ابو سعید آمده که کَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمَنَا بِالنَّبِیِّ صلعم پس این قسم امور
دلالت میکنند بر غایت علم وبراعت صدیق اکبر وهمچنین موافقت علم حضرت عمر بنصوص باز موافقت علم حضرت علی
بدانها باکثریت ماثورست چون مسئله خلیه وبریه وعدت متوفی عنها زوجها تا آنکه علمای حرمین وبصره وکوفه ترجیح داده اند

قوایه حضرت عمر را به قول حضرت علی و لهذا ابن مسعود نه عُشر علم را بذات حضرت عمر موجود پنداشته و در یک عُشر باقی سایر
مردم را شریک داشته و همچنین علم حضرت عثمان را از جمع قرآن و استنباط قراءات از رسم خط آن توان دریافت بخلاف
حضرت علی که هرگز بمرتبه علم شیخین نرسیده و نه قرآن را بالاستیعاب جمع کشیده و لهذا در حفظ مجمع و یاد گرفتنش تمام کمال
هنوز در معرض قیل و قال است و نسبت و اختصاص جفر جامعه و همچنین مصحف فاطمه و نطاقه و غیرها بذات پاکش مثل نسبت
و اختصاص احکام نجوم در رعود و بروق و قرعه و رسائل اخوان الصفا والکدر و غیرها که منسوب بحضرت امام جعفر
همه باطل و بی اصل است زیرا که در مسند احمد از ابو الطفیل مرویست که فرمود حضرت علی رض مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم
بِشَیْءٍ لَمْ یَعُمَّ بِهِ النَّاسَ کَافَّةً و بر تقدیر صحت نسبت و ثبوت آن مستلزم قدح است نه موجب مدح تا مثبت
افضلیت باشد فافهم و حال تهذیب باطن شیخین بصحبت و غیر آن پس نزد ارباب ظاهر و باطن چون شمس منقول است
از صدور و ظهور آثارش که کرامات و خوارق عادات است چون خواب دیدن حضرت صدیق در اوائل ایمان و در
وقت وفات بسند غریب و حدیث زیادت طعام بروایت بخاری و قصه ساریة الجبل باتفاق صحت آن و ماجرای
رود نیل بسند غریب لا باس به و امثال ذلک و همچنین کرامت جناب عثمان بسیار منقول شده اما مثل کرامت جناب علی
نزد محققین بطریق نقل صحیح ثابت نشده کذا قالوا و نسبت و اختصاص مسئله وحدت وجود بجناب مرتضوی اصلی ندارد
چه در صحیحین از آنجناب مؤکد بقسم مرویست که وَالَّذِیْ خَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَءَ النَّسَمَةَ مَا عَهِدَ اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا لَمْ یَعْهَدْهُ اِلَی النَّاسِ اِلَّا فَهْمًا یُؤْتِیْهِ اللّٰہُ فِی الْکِتَابِ پس در طبقه صحابه و تابعین
و تبع تابعین بحث ازین مسائل اصلا نبوده و از متاخرین آنانکه بآن قائل شدند مستند ایشان صرف مؤنت کشف است
نه نقل و حال زهد حقیقی اصحاب ثلثه مشهور و بر هیچکس مستور نیست چه حضرت ابوبکر همگی مال خود را فی ذات الله صرف گردانید
و مستضعفین مؤمنین را که بدست کفار نابکار بانواع تعدی و تعذیب اسیر و گرفتار بودند بصرف کثیر وا رهانید و در خلافت
خود توسیع در مال پیدا نفرمود بلکه هرچه از سهام و مغازی از عطیه نبی حجازی یافته بود آنرا هم مصروف بیت المال نمود
و کدام جاریه نگرفت و احدی را از خویشاوندان بر نواحی بلاد اسلامیه عمان حضرموت بحرین یمامه طائف مکه معظمه
و سائر اعمال حجاز نه گماشته و کسی را از فرزندان خود با وصف لیاقت بر استخلاف مقرر نداشته حتی برای عیال چیزی
از عقار و اموال بطریق مدد معاش هم نگذاشته و همچنین حضرت عمر در بعض خصائل این نهج شریک می بوده و فردی را بر
ممالک محروسه مذکوره و هم بر بصره و شام و فارس و خراسان و غیره نفرستاد الا النعمان بن عدی را آنهم او را برود معزول ساخت
و همچنین عبد الله پسر خود را خلیفه نخود نفرمود و از قسم املاک منقوله و نامنقوله برای معاش او و معاش دیگر اعقاب ترک ننمود
و همچنین انفاق و اعتاق حضرت عثمان ماثور است و کم رغبتی از لذائذ خصوصا عدم اراده تزوج دختر کافر بر دختران نبی صلعم
مشهور و بر انجام نفس که در ایام فتنه بتحمل بسر برده و چه قدر خون جگر که نخورده بر واقفان آثار و عارفان اخبار مستور نیست

بخلاف جناب رابع که در عهد خلافت تمام زمان عمر سید و بود و از آن چیزی فی ذات الله صرف نکرده و جیزی در بیت المال نرسیده تا بدیگر الفاق و اعتاق چه رسد محمد پسر خوانده بر مصر تعیینات کرده بود و از اقربا او ابنای عم عباس عم خیر الناس عبد الله بر بصره و عبید الله بر یمن و قثم بر مکه و معبد بر مدینه مقرر شده بودند جعده ابن جبیره که پسر ام هانی بنت ابی طالب همشیره زاده خودش بود حکومت خراسان یافت و حضرت امام حسن اکبر اولاد که بهمانا استخلافش باعث خنکی چشم و راحت جان ماسبنیان تواند بود بخلافت منصوب فرموده شدند و عزم بالجزم شد که دختر ابوجهل لعین بر دختر سید المرسلین آورده شود بعد شکایت زهرای بتول آنحضرت رسول بغضب تمام ارشاد فرمودند که وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ اَبَدًا اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا وچهار زوجه و نوزده ام ولد سوای خدم و عبید و بست و چهار اولاد ذکور و اناث بحساب آمدند برای ایشان در حالت حیات و بعد ممات ضیاع و عقار مهیا گردانیده شده و از نعاة و عداة خودش از مارقین و ناکثین مامور القتال بودند از قتال ناکثین و اہل صفین که بقول مالک و احمد و غیرهما ابن قتیل قتال فتنه بود و تقاعد بی تعجیل نرفته پس در هر سه قسم زیادت که هر یکی از ینها محمود است و اول مخصوص بثلثه و ثانی بجناب رابع موازنه باید نمود و قسم سوی از قبیل میانه احمد و محمود نشاید فرمود و حال قیام محققه مشهور در صحیحین بروایت ابو قتاده در سنن ابو داود و ترمذی انچنین مرویست که شبی پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم بخانه ایشان تشریف آورده ملاحظه فرمودند که حضرت ابوبکر در نماز پست تر میخوانند و حضرت عمر نیز در نماز است و بلند تر میخوانند صبح حضرت پیغمبر از سبب پستی و بلندی قرأت پرسیده فرمودند حضرت ابوبکر بعرض رسانید که قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حضرت عمر بعرض پرداخت که اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حضرت پیغمبر ارشاد فرمودند که يَا اَبَا بَكْرٍ اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَيَا عُمَرُ اِخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا و کثرت قیام بعبادات شبینه انچه که از حضرت عثمان از نماز بانیاز بی نیاز و تلاوت قرآن و غیر آن ثابت است حاجت بیان ندارد تا آنکه صحیح فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ از خون رنج و آذرش و رنگ گشته تا حین مطالعین دیده میشود سوای عبادت بیخیده و تهجد و حقیقت قیام شبینه جناب مرتضوی در صحیحین و غیرهما ضد این قیام مذکور است بانکه شبی پیغمبر خدا بخانه حضرت زهرا تشریف آورده و حضرت علی را در منام بعد آرام یافتند سر زنش فرموده آگاه ساختند که الا تقومان تصلیان حضرت علی گفت یا رسول الله اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ اِذَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا حضرت پیغمبر بوبان وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا گویان جانب خود منقلب گشتند پس این حدیث دلیل صریحیست بر خوابیدن و بایت الفاظ بر مجادله با حضرت نبی مکرم آنکه گوید که صحیحین باید بر آن عمل گفتن عبادت شب طاعت بیجا بود و باشد و لیکن حال صیام حضرت شیخین موقوف بر دریافتن صیام شهر معلوم است پس صیام شهر و هم آنست که حضرت پیغمبر بعض ایام از خصال حمیده خود میفرمایند

الا انی اَصُومُ وَاُفطِرُ وَاُصَلِّی وَاَنَامُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَن رَغِبَ عَن سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی و ہر گاہ ثابت شد کہ
بعضی صحابہ ایشان در عہد نبوی صیام مشروعہ مخالف این سنت سنیہ قصداً و بالنیہ کردہ باشند و تلاوت قرآن و کثرت
صیام معاویہ حضرت عثمان حاجت بیان ندارد آری از صیام مقدوحہ مثل صوم وصال ہمہ ایشان ممتنع بودہ اند
اگر جناب مرتضوی مرتکب آن بودہ ارتکاب بنامشروع فرمودہ این ہم موجب قدحیست نہ موجب مدحیت و الحق کہ
کثرت ازواج و اولاد آنجناب مانع این قدر صیام و قیام ست فتامل و حال بذل حضرت ابو بکر از اَلَّذِینَ یُنفِقُونَ
اَموَالَهُم بِاللَّیلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً خود ظاہر ست کہ این کریمہ در حق وی نزول یافتہ وقتیکہ
تصدق نمودہ چہل دینار دہ در شب و دہ در روز و دہ در نہان و دہ در عیان و حضرت عمر آنقدر انفاق فرمودہ کہ بعد
شہادتش درمی چند بروی قرض برآمدہ و حضرت عثمان در خریدن بیع ساریہ و الحاق آن در مسجد و خریدہ دادن
بیر رومہ کہ انفاق نمودہ و بشارت مَا ضَرَّ عُثمَانَ مَا عَمِلَ بَعدَ الیَومِ شنودہ اول دلیل ست بر بذل وی ہان
از جناب ابو التراب این قسم ایثار و انفاق منقول نشدہ مگر قصہ تصدق خاتم در حالت نماز و حکایت تصدق طعام
در لیالی ثلثہ دیدہ پس آنہم اگر بپایہ تحقیق رسید باکرم و ہمت ثلثہ چہ در زمان نبوت و چہ بعد آن زمان باید سنجید
و کمی و بیشی ما بین موزونین باید دید قصہ عقیل ابن ابی طالب و مغاضبت او با آنجناب بابت عدم عطا و تعیین
کم معاشی و خروج او بسوی معاویہ و لحوق بوی مؤید اینحال و مفید ہذا المقال ست و حال اقسام ثلثہ جہاد حضرات ثلثہ آنکہ پیغمبر
علیہ السلام در باب اکثر تدبیرات کہ با شیخین احیاناً با ذو النورین مشاورت نمودہ اند و بران کار فرمودہ اند عشر عشیر
و یسیر یسیر آن از جناب ابو الحسنین مروی نشدہ و از ہمین جا بودہ کہ از نتایج حسن رای و ثمرات تدبیر صائب
حضرات ایشان با بسیاری از کفار جنگ و جہاد قائم بودہ و بیشتری از بلاد معظمہ و عباد محترمہ بضبط اسلام آمدہ
و در عہد خلافت جناب ولایت مآب با خودہا منازعت و موازعت بیش بودہ غزا و جہاد بالکلیہ و بعدم نمودہ
تا بجمیلہ کدامی قصبہ و دہات فضلاً عن البلاد القصیرۃ و اعظم السوادات بہ تسخیر نیامدہ و ہمچنین در جہاد بمال کہ
در غزوہ تبوک حضرت ابو بکر جمیع مال خود را صدقہ نمود و حضرت عمر نصف مال و در جیش عسرہ حضرت عثمان نہصد و پنجاہ
شتر و پنجاہ اسپ کہ تجہیز فرمود از جناب مرتضوی این قسم منقول نیست آری آنچہ درین قسم از وی منقول ست این
کہ محمد بن کعب قرظی روایت میکند کہ قَالَ عَلِیٌّ لَقَد رَأَیتُنِی مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صلعم وَاِنِّی لَاَربِطُ الحَجَرَ عَلٰی
بَطنِی مِنَ الجُوعِ وَاِنَّ صَدَقَتِیَ الیَومَ لَاَربَعُونَ اَلفًا رواہ احمد و جہاد بشمشیر و بذل المال و التدبیر
بالاتفاق محققین بجای خود مقرر ست کہ حضرات ثلثہ درین قسم جہاد ہم پیش قدم بودہ اند و در میدان سبقت
گوی ہم ایشان بردہ اند از جناب ثالث کہ در غزوہ بدر از حضرت ایشان بسبب بیماری و تیمارداری جگر گوشہ پیغمبر بحکم پیغمبر توقفی رو دادہ
و در عوض آن اِنَّ لَکَ اَجرَ رَجُلٍ مِمَّن شَهِدَ بَدرًا وَسَهمَهُ اتفاق افتادہ و ہمچنین در غزوہ حدیبیہ کہ حضرت ایشان

حضرت پیغمبر برای مصلحتی در مکه معظمه فرستاده بودند و در غیبت ایشان سجیتا دیدند داده پس
اگر غلبه و مزیت جناب مرتضوی بر ثلثه خلفای نبوی بپایه ثبوت رسد مثل غلبه و مزیت ... که چندین
از پهلوانان کفار تنها کشت و در غزوه موته که نه قبضه شمشیر ابدار بدست خالد ابن ولید شکسته و مقتولین او
از حد احصا گذشته خواهد بود در این صورت جز شجاعت ... یابند که کمتر از شجاعت شاهانه باشد دیگر جوابی نخواهد بود
و حال شرافت نسب و قرابت با حضرت پیغمبر آنکه هیچ شک نیست که اصل شرافت نسبیه و قرابت قرشیه در حضرات
هم موجود ست مع فضل زائد وهو القربة فی المدفن فالمبعث والدخول فی الجنة پس اگر
جناب مرتضوی با حضرت نبوی قرابت قریبه سیداشت شیخین را قرابت و قربت هر دو حاصل بوده اگر آنجناب را
زوجه بود مثل فاطمه شیخین را دختران بودند مثل عایشه و حفصه که در عصمت و طهارت اولی چند آیه متصله نزول یافته
و در شان ثانیه حضرت جبرئیل صوامه قوامه فرموده و جناب ثالث را دو زوجه بودند مثل رقیه و کلثوم و اگر آنجناب
داماد پیغمبر ست عثمان هم داماد پیغمبر و اگر آنجناب ذو النور ست عثمان ذو النورین ست و علی هذا القیاس
من امثال القرابة والقربة فی افاضل الناس و باجمال ازین بیان بصاف و دور از اعتساف
کالشمس علی رابعة النهار روشن و آشکار شد که در فضائل احادیه و افضل تعدادیه هم حضرات ثلثه را بر
جناب رابع فضیلت و مزیت حاصل ست و هذا هو المطلوب وان شق علی المفضل المشقوق الجیوب فیا اولی الالباب
و یا ایها الاحباب افکروا و علی تحقیقنا هذا اشکروا وَاِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ و بعد ذلک اَلَّذِیْنَ سَعَوْا فِیْ
اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ حالا باقی نماند در جناب تفضیلیه نزاع گفتگوی و نه گفتگوی
ایشان را روئی مگر آنکه در شکر نعز بعضی بنا بر بنیان بعض که بلباس اهل سنت در آیند و بنا بر رفع خجالت خود تهمت
نصب و خروج نمایند لیکن چه اندیشه اینجا حساب پاک ست از محاسبه چه باک در مقابل خصیم این قسم الزام رسم
قدیم ست الا سوگند بخدای علیم وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ که عقیده ما نعیده من غیر سرا به تعمیر
ایمان مخصوص و اذعان باین منصوص ست که پیغمبر ما سیگوتر سیفرماید اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا تَغْذُوْکُمْ مِنْ نِعَمِهٖ
وَاَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَیْتِیْ بِحُبِّیْ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ مَنْ اَطَاعَ
عَلِیًّا فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی عَلِیًّا فَقَدْ عَصَانِیْ و خود از آنجناب ولایت مآب مروی ست که آگاه
وَیَهْلِکُ فِیَّ مُحِبٌّ مُطْرٍ مِمَّا لَیْسَ فِیَّ وَمُبْغِضٌ مُفْتَرٍ یَحْمِلُهٗ شَنَاٰنِیْ آیند و اگر از اهل زمان

قیل ان الرسول قد کهنا	قیل ان الاله ذو ولد	نظم	بگوید سلامت بر سم من خود چه کسم
و انا العبد المنتشر لا فواه والمشتهی	من لسان الوری فکیف انا		ما نجی الله والرسول معا

علی الالسنة والافواه بحیث لا یحتاج الی تصریح اسمه ومسماه و تشریح القابه

فضل الله متسناه وصل الى متبعناه حررت هذه السطور
منشور حين ما كنت نزيلا بجاكنته ثم رحيلا منها بلا مهلة
اللكهنئ البتة بالجاء من لا محيص منه قبل التحبير ولا رخيص عنه
الا بعد التسطير وهو المكرم الاعظم والمعظم الافخم الذى يلوح من
كفه لوح الفتح والفتوح لا زالت يداه باسطة باشاعة النعم وما برحت
مناه قاسطة الى اذاعة الكرم وقد اتفق الافتتاح بهذه الاسطر
فى السفر والاختتام فى اخر الصفر الذى منتهاه اول الربيعين
سنة تسع وثمانين بعد الالف والمائتين من هجرة
رسول الثقلين من مكة الى المدينة اللتين تدعان
بالحرمين الشريفين زادهما الله شرفا ما دام
ينطق بالشهادتين وعلى ساكن اوليهما حيا
وراقد ثانيتهما ميتا الصلوة والسلام
الاتمان الاكملان بهما ينال
بالمغفرة والرضوان فباى الاء
ربكما تكذبان ايها الثقلان
اللذان احدهما نحن
معاشر الانس وثانيهما
انتم بنو الجان
والعاقبة للمتقين
واخر دعوانا
ان الحمد
لله رب
العلمين